# نماز میں عورت کی محاذات سے متعلق بعض اہم مسائل

حرمین شریفین کے ائمہ چونکہ احناف نہیں ہوتے ہیں اور یہ جملہ شرائط محاذاتِ مرأۃ، احناف ہی کے نزدیک ضروری ہیں، اس لئے اغلب یہی ہے کہ وہ ائمہ ان شرائط کی پابندی نہیں کرتے، جب ان شرائط میں کوئی ایک شرط بھی نہ رہے تو نماز مرد وعورت دونوں کی ہوجاتی ہے۔

(۱)......پہلی بات یہ ہے کہ عورتیں جب اپنے مخصوص مواضع میں مردوں سے الگ کھڑی ہوں اس وقت توان کی امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔ جوعورت یا عورتیں کسی مرد کے محاذات میں بلا حائل کھڑی ہوجائیں توان محاذات میں کھڑی ہونے والی عورتوں کی امامت کی نیت کرنا امام کے لئے شرطِ فسادِ صلوٰۃِ رجل ہے، کیونکہ إن نوى إمامتها میں " ها" کا مرجع وہی عورت ہے جو کسی مرد کے بالمقابل کھڑی ہوئی ہے۔

وحينئذ فلا يشترط لصحة اقتداء المرأة نية الإمام إمامتها إلا إذا كانت محاذية وإلا فلا يشترط لصحة اقتداء المرأة نية الإمام إمامتها. (شامی: ج۱، ص ۵۷۳)

سو وہاں کے ائمہ اس جھگڑے میں کیسے پڑیں گے کہ جو عورتیں محاذات میں مردوں کی کھڑی ہیں ہم ان کی امامت کی نیت کرتے ہیں۔

وظاهر عود الضمير فى صلاتها على المرأة المحاذية أى لإمام أو لمقتد أنها لو اقتدت غير محاذية لأحد صح اقتداؤها وإن لم ينوها إلا إذا نفى إمامة النساء كما فى القهستانى.

(شامی: ج۱، ص ۵۷۶)

(۲)......دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ سپاہی عورتوں کو مردوں کی صف سے ہٹاتے رہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ کا ان کو حکم ہے کہ عورتوں کو پیچھے اپنی صف میں کھڑے ہونے کا حکم دیں اور جب امام کسی عورت کو پیچھے ہٹ جانے کا حکم دے اور وہ نہ ہٹے تو اس صورت میں عورت نے اپنا

فرض مقام ترک کیا ہے، لہٰذا مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے:

كما لو أشار إليها بالتأخير فلم تتأخر لتركها فرض المقام فتح (درمختار: ج ۱، ص ۵۷۳)

فتأخيرها بالإشارة وما أشبه ذلک فإذا فعل فقد أخر فيلزمها التأخر فإن لم تفعل فقد تركت حينئذ فرض المقام فتفسد صلاتها دونه اھ (شامی: ج ۱، ص ۵۷۳)

ان عبارات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ حرمین شریفین کی مساجد میں عورتوں کے صفوفِ رجال میں داخل ہونے کے باوجود نمازیں پڑھتے ہیں ان کی نماز ہو جاتی ہے۔

ہاں کوئی بہت احتیاط کرنا چاہے تو ایسی جگہ کھڑا ہو جائے کہ اس کے دائیں، بائیں برابر میں اور اگلی صف میں عورت نہ آئے:

ثم المرأة الواحدة تفسد صلاة ثلاثة، واحد عن يمينها وآخر عن يسارها وآخر خلفها ولا تفسد أكثر من ذلک هكذا فى التبيين وعليه الفتوى كذا فى التتارخانية. (عالمگیری: ۱/ ۸۹)

اگر بالکل سامنے نہ ہو بلکہ عورت اگلی والی صف میں دائیں بائیں ہو تب بھی نماز ہو جائے گی۔

والحاصل أن المراد من إفساد صلاة من خلفها أن يكون محاذيا لها من خلفها أى بأن يكون مسامتا لها غير منحرف عنها يمنة أو يسرة قدر مقام الرجل لا مطلق كونه خلفها. (شامی: ۱/ ۵۷۳)

**مسئلہ:** مرد کے آگے ستون، دیوار، یا مرد ہو یا سترہ کے بقدر کوئی چیز حائل ہو اس کے بعد آگے عورت آ جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔

وأدنى الحائل قدر مؤخر الرحل وغلظه غلظ الأصبع أو أن يكون بينهما أسطوانة لا تفسد صلوته كذا فى الكافى (عالمگیری: ۱/ ۸۹)

**مسئلہ:** مرد کے دائیں بائیں ایک ایک مرد ہوں یا ایک مرد کے برابر جگہ خالی ہو تب بھی نماز ہو جائیگی، چاہے اس صف کے اندر عورتیں موجود ہوں۔

والفرجة تقوم مقام الحائل وأدناه قدر ما يقوم فيه الرجل كذا فى التبيين

(عالمگیری: ۸۹/۱)

و التفسير الصحيح للمحاذاة ما فى المجتبى المحاذاة المفسدة أن تقوم بجنب الرجل من غير حائل أو قدامه ا ه ......

وفى معراج الدراية لو كان بينهما فرجة تسع الرجل أو أسطوانة قيل لا تفسد . (شامی: ۵۷۳/۱)

**مسئلہ:** اگر آپ کے سامنے اگلی صف میں آپ کے چہرے کے سامنے عورت نہ آئے، خواہ اس سے اگلی صف میں کسی جگہ آجائے تب بھی نماز ہو جائے گی۔

و كذا إذا قامت أمامه وبينهما هذه الفرجة .اهـ.(شامی : ۵۷۳/۱)

اگلی ایک صف کا فرجہ کافی ہے۔

**مسئلہ:** اگر صفیں کھڑی ہو جائیں اور کوئی عورت آپ کے برابر میں آجائے اور آپ اپنی جگہ چھوڑنے پر بھی قادر نہ ہوں تو پھر آپ اس محاذات والی عورت سے اپنا قدم آگے کرلیں تاکہ محاذات ختم ہو جائے اور نماز درست ہو جائے گی، کم از کم آپ کا ٹخنہ عورت کے ٹخنہ سے آگے ہی جائے۔

المعتبر فى المحاذاة الساق والكعب فى الأصح وبعضهم اعتبر القدم اهـ (شامی : ج ۱، ص ۵۷۳)

و على الأصح لا تفسد وإن كان بعض قدمها محاذيا لبعض قدمه بأن كان أصابع قدمها عند كعبه مثلا تأمل وإن لزم منه محاذاة بعض أعضائها لقدمه أو غيره فى حالة الركوع أو السجود .

(شامی: ۵۷۲/۱)

اور اصلاحِ صلوٰۃ کے لئے تھوڑا سا صف سے آگے ہونے میں کراہت بھی نہ ہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب
بندہ عبدالحکیم سکھروی
۷ شوال المکرّم ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ